جولائی ۱۹۹۳ء

ہدیہ: 130/ روپے

جلد نمبر ١٤
14

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے (شروع کرتا ہوں)

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ﴿۲﴾ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ﴿۳﴾ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ﴿۴﴾

اُس نے ترشروئی کی اور منہ پھیرا کیونکہ اس کے پاس نابینا آیا اور تمہیں کیا معلوم شاید یہ نابینا پاکیزگی چاہتا ہو

رکوع نمبر ۵

عَبَسَ وَتَوَلّٰی ۔ عام مفسرین نے عَبَسَ اور تَوَلّٰی کا فاعل حضرت رسالتمآبؐ کو قرار دیا ہے اور اس کا شانِ نزول یہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریمؐ قریشی سرداروں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے اور وہ پانچ آدمی تھے ۔ عتبہ بن ربیعہ ، ابوجہل ، عباس ابن عبدالمطلب ، اُبی اور امیہ بن خلف ان لوگوں کے ساتھ آپ محوِ گفتگو تھے کہ آپ کا نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتوم آن پہنچا اور اُس نے آواز دی اور اجازت چاہی کہ کچھ مسائل دریافت کرے تو چونکہ آپ کو قریشی سرداروں کی دلجوئی مطلوب تھی کہ شاید ان میں سے کوئی اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائے پس آپ نے نابینا صحابی کی درخواست کو نظر انداز کر کے قریشیوں سے گفتگو کو جاری رکھا اور دل میں خیال فرمایا کہ قریشی یہ نہ کہیں کہ غلام طبقہ اور اندھے لوگ ہی حضورؐ کے کلمہ گو ہیں پس یہ آیتیں نازل ہوئیں جس میں آپ کو سرزنش کی گئی ۔

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ فرماتے ہیں اس روایت میں حضورؐ رسالتمآبؐ کی تنقیص شان ہے اور قرآن کے صریح فرمان کی خلاف ورزی بھی ہے کیونکہ اس میں ترشروئی کا ذکر ہے حالانکہ حضورؐ تو کفار سے بھی ترشروئی سے پیش نہ آتے تھے چہ جائیکہ صحابہ سے ترشروئی کریں اس روایت میں حضورؐ کی ۔ لدار لوگوں کی طرف رغبت کا ذکر ہے حالانکہ آپ اخلاق کریمانہ کے مالک تھے اور غرباء طبقہ سے بے توجہی آپ کا شیوہ نہ تھا اور اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ کی آیت اس مضمون کی نفی کرنے کے لئے کافی ہے نیز ضمیر غائب کا مرجع حضورؐ کو قرار دینے پر کوئی خاص قرینہ بھی نہیں ہے ۔ لہذا روایت مذکورہ قابل قبول نہیں ہے پس صحیح روایت وہ ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص جس کا تعلق بنی امیہ سے تھا خدمت نبوی میں موجود تھا کہ عبداللہ بن ام مکتوم آن پہنچا تو وہ اموی شخص اس نابینا صحابی کو دیکھ کر کڑھنے لگا اور اس نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے تاکہ اس نابینا سے مس نہ ہوں پس خداوند کریم نے اس اموی کا ذکر کیا اور نابینا صحابی کی مدح سرائی کی اور تفسیر برہان میں ہے اموی سے مراد عثمان بن عفان ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم جب بھی خدمت نبوی میں آتا تھا آپ اس کی کافی دلجوئی و دلداری کرتے تھے

وَمَا یُدۡرِیۡکَ ۔ یہ خطاب حضور کی طرف متوجہ ہے اگر دنیا دار طبقہ غرباء سے نفرت کریں اور ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں تو آپ اس کی پرواہ نہ کریں ظاہراً کسی کو کیا معلوم کہ وہی نابینا پاک باطن ہو یا نصیحت کو سن کر قبول کرے اور فائدہ اٹھائے ۔ یُدۡرِیۡکَ میں خطاب اگرچہ آپ کو ہے لیکن مراد امت کا ہر فرد ہو سکتا ہے ۔